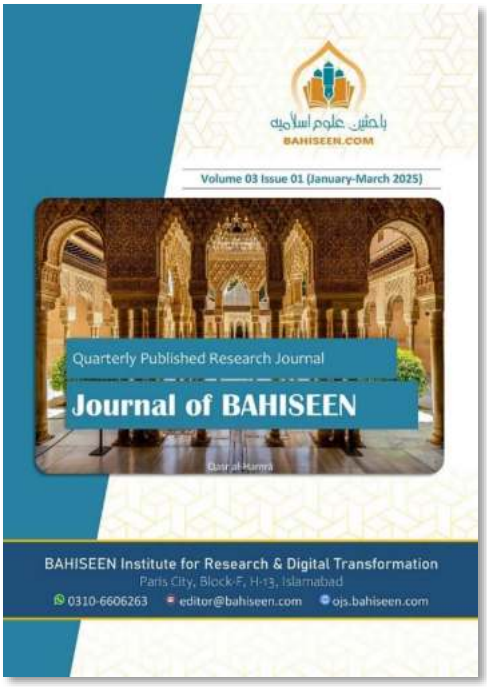

Title
Journal of BAHISEEN
Issue
Volume 03, Issue 01,
January-March 2025
ISSN
ISSN (Online): 2959-4758
ISSN (Print): 2959-474X
Frequency
Quarterly
Copyright ©
Year: 2025
Type: CC-BY-NC
Availability
Open Access
Website
ojs.bahiseen.com
Email
editor@bahiseen.com
Contact
+923106606263
Publisher
BAHISEEN Institute for
Research & Digital
Transformation, Islamabad

تکافل کا وکالۃ وقف ماڈل: مفہوم، اطلاق اور اختلافی فقہی جہات کا تجزیاتی مطالعہ

The Waqf-Wakalah Takaful Model: (A Critical Analysis of Its Concept, Application, and Juristic Differences)

Fawad Ali
PhD Research Scholar, Department of Usuluddin/Hadith,
International Islamic University Islamabad
Iqrar Hussain
PhD Scholar,
Qurtuba University of Science and Information Technology, Peshawar

Abstract

Takaful practices. By combining the principles of waqf (endowment) and wakalah (agency), it offers a cooperative risk-sharing alternative to conventional insurance, while aiming to avoid prohibited elements such as riba, gharar, and qimar.

This paper explores the conceptual framework, operational mechanisms, and the jurisprudential debates surrounding this model. It focuses on key issues including the legal nature of the waqf fund, the status of participants as beneficiaries (*mauqūf ʿalayhim*), the role of the Takaful operator as an agent, and the rules governing surplus distribution.

The study also highlights areas of scholarly disagreement, such as the validity of corporate waqf, the Shariah characterization of contributions and claims, and the implications of applying classical waqf rules in a modern financial context.

While the model presents a promising alternative, the paper concludes that further scholarly refinement, standardization, and ijtihād are needed to address unresolved juristic concerns and enhance regulatory confidence in Takaful frameworks globally.

Keywords: Insurance, Takaful, Waqf, Wakalah, Shariah compliance

تمہید:

معاشی زندگی کے تغیرات نے انسان کو ایسے مالیاتی ذرائع کی تلاش پر آمادہ کیا، جو نہ صرف نقصان کے اندیشوں سے تحفظ فراہم کریں، بلکہ شرعی اصولوں سے ہم آہنگ بھی ہوں۔ چنانچہ جب مروّجہ انشورنس کے نظام میں سود، غرر اور قمار جیسے شرعی محذورات کی نشاندہی ہوئی، تو اہلِ علم نے اس کا متبادل ڈھونڈا، اور تکافل کو اسلامی مالیاتی نظام کی ایک مہذب، پاکیزہ اور بااعتماد شکل کے طور پر پیش کیا۔

تکافل کے مختلف ماڈلز میں وکالۃ وقف ماڈل کو ایک منفرد امتیاز حاصل ہے، جو وقف کی خیراتی روح اور وکالت کی شرعی ترتیب پر مبنی ہے۔ یہ ماڈل نہ صرف فکری و عملی سطح پر اجتہادی بصیرت کا مظہر ہے بلکہ معاصر مالیاتی تقاضوں کا شرعی جواب بھی ہے۔

تاہم، اس ماڈل کے فقہی تکییف، عملی اطلاق اور بعض تفصیلات کے بارے میں معاصر فقہاءِ کرام کے مابین اختلاف بھی پایا جاتا ہے، جس کا گہرا علمی تجزیہ اور متوازن فکری جائزہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔

یہ مقالہ اُسی ضرورت کی تکمیل کی ایک کوشش ہے، جس میں وکالۃ وقف ماڈل کا تعارف، عملی ڈھانچہ اور فقہی اختلافات کو اختصار کے ساتھ مگر علمی دقّت و فہم کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

تکافل کا لغوی معنیٰ و مفہوم

"تکافل" عربی زبان کا لفظ ہے، جو مادۃ "کفالۃ" سے مشتق ہے، اور "کفالت" "ضمانت اور دیکھ بھال کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے،[i] تاہم جب یہ بابِ تفاعل میں مستعمل ہوا، تو اب اس میں شرکت کے معنیٰ آگئے، کیونکہ بابِ تفاعل میں شرکت کی خاصیت پائی جاتی ہے، لہٰذا اب تکافل کے معنیٰ ہوئے "باہم ایک دوسرے کا ضامن بننا"۔ یا "باہم ایک دوسرے کی دیکھ بھال کرنا"۔ جیسا کہ معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ میں مذکور ہے:

تكافلَ يتكافل، تكافُلاً، فهو مُتكافِل تكافل القومُ: تعايشوا وتضامنوا،
كفِل بعضُهم بعضًا "تكافلوا في الشدائد- عندما يتكافلُ أبناءُ الأمّة
يصبحون قوّة لا يُستهان بها- كائنات حيَّة متكافلة" ° التَّكافل الاجتماعيّ [ii]

تکافل کا اصطلاحی معنیٰ:

تکافل ایک کمیونٹی پولنگ سسٹم(Community Pooling System) ہے، جو کہ بھائی چارہ، امدادِ باہمی اور تعاون کے اُصولوں پر مبنی ہے، اس نظام کے تحت شرکاءِ تکافل مستقبل کے غیر متوقع خطرات سے لاحق ہونے والے مالی نقصان کی تلافی کے لئے اپنا پیسہ ایک پول میں جمع کرتے ہیں، اور اس پیسہ سے صرف اُن شرکاء کی مدد کی جاتی ہے، جنہیں مستقبل کے غیر متوقع خطرات سے مالی نقصان کا سامنا ہو، نیز تکافل عملاً رِسک کو کم کرنے کا طریقہ کار اور روایتی انشورنس کا ایک جائز اور حلال متبادل ہے۔[iii]

وقف کا لغوی معنیٰ و مفہوم:

وقف عربی زبان کا لفظ ہے، جس کا لغوی معنیٰ ہے، "رُکنا، ٹھہرنا اور منع کرنا"۔ لفظِ وقف مفرد ہے، اس کی جمع اوقاف ہے، علماءِ لغت اور علماءِ شریعت کا اس بات پر اتفاق ہے، کہ لفظِ وقف مصدر ہے، تاہم اس کا استعمال اسمِ مفعول یعنی (شئ) موقوف کے لئے کیا جاتا ہے، اسی طرح لفظ "تحبیس" اور لفظِ "تسبیل" بھی اسی معنیٰ میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے بسا اوقات وقف کو "حبس" سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے، چنانچہ مراکش میں وزیرِ اوقاف کو "وزیرِ احباس" کہا جاتا ہے، جیسا کہ علامہ وہبۃ الزحیلیؒ اپنی تصنیف "الفقہ الاسلامی وادلتہ" میں رقمطراز ہیں۔

الوقف والتحبيس والتسبيل بمعنى واحد، وهو لغة: الحبس عن التصرف. يقال: وقفت كذا: أي حبسته، ولا يقال: أوقفته إلا في لغة تميمية، وهي رديئة، وعليها العامة. ويقال: أحبس لا حبَس، عكس وقف، فالأولى فصيحة، والثانية رديئة. ومنه: الموقف لحبس الناس فيه للحساب. ثم اشتهر إطلاق كلمة الوقف على اسم المفعول وهوا لموقوف. ويعبر عن الوقف بالحبس، ويقال في المغرب: وزير الأحباس[iv] .

وقف کا اصطلاحی معنیٰ:

حضراتِ فقہاءِ کرامؒ نے کتبِ فقہ میں وقف کی مختلف تعریفیں ذکر فرمائی ہیں، اور اس اختلاف کی بنیادی وجہ وقف سے متعلق چند چیزوں میں حضراتِ فقہاءِ کرام کا آپس میں اختلاف ہے، جو حسبِ ذیل ہے:

(الف)۔ وقف کرنے سے وقف لازم ہوتا ہے کہ نہیں؟

(ب)۔ وقف کرنے کے بعد شئ موقوف پر ملکیت کس کی ہوتی ہے؟

(ج)۔ وقف تملیک کے قبیل سے ہے یا اقساط کے قبیل سے ؟

مذکورہ بالا امور میں اختلاف کی وجہ سے حضراتِ فقہاءِ کرامؒ نے وقف کی مختلف تعریفیں ذکر فرمائی ہیں، جن میں سے چند ایک حسبِ ذیل ہے:

حضرتِ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک وقف کی تعریف:

(الف)۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وقف کی تعریف:

حبس العين على ملك الواقف والتصدق بالمنفعة بمنزلة العارية [v] .

(ترجمہ):۔ کسی شے کی ذات کو واقف اپنی ملکیت میں رکھتے ہوئے اس کے منافع صدقہ کردے، جیسا کہ عاریت میں ہوتا ہے۔

(ب)۔ حضراتِ صاحبین کے نزدیک وقف کی تعریف:

حبس العين على حكم ملك الله تعالى فيزول ملك الو اقف عنه إلى الله تعالى على وجه تعود منفعته إلى العباد [vi] ۔

(ترجمہ):۔ کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں اس طرح روکنا کہ اس چیز سے واقف کی ملکیت زائل ہو جائے، اور وہ چیز (حکماً) اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں اس طرح داخل ہو جائے، کہ اُس چیز کا فائدہ بندوں کو پہنچے۔

حضراتِ مالکیہ رحمہم اللہ کے نزدیک وقف کی تعریف:

فقہ مالکی کے مشہور فقیہ علامہ دردیر رحمۃ اللہ علیہ وقف کے بارے میں رقمطراز ہے کہ:

وهو(أي الوقف)جعل منفعة مملوك ولو بأجرة أوغلته لمستحق بصيغة مدة ما يراه المحبس [vii] ۔

(ترجمہ): وقف یہ ہے کہ کسی مملوک چیز کی منفعت یا اُس کی آمدنی کسی مستحق کے لئے ایک مدت تک مخصوص کردی جائے، مدت کی تعیین کا اختیار واقف کو ہے۔

حضراتِ شوافع رحمہم اللہ کے نزدیک وقف کی تعریف:

خطیب شربینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "مغنی المحتاج" میں وقف کی تعریف یوں فرماتے ہیں کہ:

حبس مال يمكن الانتفاع به مع بقاء عينه بقطع التصرف في رقبته على مصرف مباح موجود [viii] ۔

(ترجمہ):۔ ایسا مال جس کے عین / ذات کو باقی رکھتے ہوئے اس سے انتفاع کا حصول ممکن ہو، اُسے اس طرح روک دینا کہ اُس کے عین / ذات میں کسی قسم کا کوئی (مالکانہ) تصرف نہ کیا جائے، اور اُس کے منافع وجوہِ خیر میں صرف کئے جائیں۔

حضراتِ حنابلہ رحمہم اللہ کے نزدیک وقف کی تعریف:

فقہ حنبلی کے مشہور فقیہ علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور تصنیف "المغنی" میں وقف کی تعریف یوں ذکر کی ہے کہ:

" تحبيس الأصل ، وتسبيل الثمرة " [ix] ۔

(ترجمہ): ۔ کسی چیز کی اصل / عین کو باقی رکھتے ہوئے اس کے منافع کو (موقوف علیہم) پر خرچ کرنا، وقف کہلاتا ہے۔

حضراتِ حنابلہ کی مذکورہ تعریف درحقیقت آپ ﷺ کے ایک فرمان سے ماخوذ ہے، جس میں آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا تھا کہ:" ان شئت حبست اصلها ، وتصدقت بها"[x] ۔

راجح تعریف:

مذکورہ بالا تعریفات میں حضراتِ حنابلہؒ کی تعریف سب سے زیادہ راجح معلوم ہوتی ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ:

(الف)۔ یہ تعریف الفاظِ حدیث سے ماخوذ ہے۔

(ب)۔ اس تعریف میں وقف کی حیثیت اور ماہیت ذکر کی گئی ہے، تاہم احکامِ وقف سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا، اور تعریف سے مقصود بھی کسی چیز کی حقیقت اور ماہیت کو بتلانا ہوتا ہے، نہ کے اُس کے شرعی احکام[xi]۔

تکافل کے وکالۃ وقف ماڈل کا طریقہ کار:

تکافل کے وکالۃ وقف ماڈل کے لئے حضراتِ علماءِ کرام کی مشاورت سے جو طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، اُس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

(1) وقف فنڈ/پول کا قیام

تکافل کے زیرِ نظر ماڈل میں سب سے پہلے چند افراد مل اپنا کچھ رقم باقاعدہ طور پر وقف کرتے ہیں، اور پھر اس وقف شدہ رقم سے ایک وقف فنڈ / پول قائم کیا جاتا ہے، وقف فنڈ / پول بنانے کے لئے جن حضرات نے ابتدائی طور پر اپنا کچھ رقم وقف کیا تھا اُن کی حیثیت واقفین کی ہوتی ہے، اور وقف شدہ رقم اصل الوقف (Ceding Amount) کہلاتا ہے۔[xii]

شریعت میں اصل الوقف (Ceding Amount) کا حکم یہ ہے کہ اس رقم کو کبھی بھی اس طور سے استعمال نہیں کیا جائے گا، جس سے یہ رقم مکمل طور پر ختم ہو جائے، بلکہ اس رقم کو اس طرح سے استعمال کیا جائے گا، کہ اصل الوقف (عینِ موقوفہ) ہمیشہ باقی رہے، اور مستحقین اُس کے منافع سے فائدۃ اُٹھاتے رہیں، لہذا وقف فنڈ میں مذکورہ اصل الوقف (Ceding Amount) کو ہمیشہ کے لئے باقی رکھنا لازم اور مقتضائے وقف کے مطابق ہے۔[xiii]

(2) وقف نامہ تحریر کرنا

وقف فنڈ / پول قائم کرتے وقت واقفین حضرات ایک وقف نامہ (Waqf Deed) تحریر کرتے ہیں، جس میں وہ تمام تر تفصیلات درج کی جاتی ہیں، جو اس وقف فنڈ / پول سے متعلق ہوتی ہیں، مثلاً یہ کہ واقف نے کیا چیز وقف کی ہے؟ کن کن افراد یا مصارف کو وقف فنڈ کا موقوف علیہم بنایا ہے؟ وقف کے ممبر (موقوف علیہ) بننے کے لئے کیا طریقہ کار ہوگا؟ موقوف علیہم کا وقف سے استفادہ کے لئے کن شرائط وضوابط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے وغیرہ؟

تاہم یہ بات ملحوظ رہے کہ شریعت میں وقف کی صحت اور درستگی کے لئے مذکورہ بالا امور کا تحریر کرلینا لازم نہیں، یا بالفاظِ دیگر وقف نامہ (Waqf Deed) تحریر کرلینا کوئی ضروری نہیں، بلکہ واقف کے فقط زبانی کہنے سے بھی وقف مکمل اور تام ہو جاتا ہے، لیکن چونکہ اس بات کا قوی امکان موجود ہے، کہ واقف کے انتقال کے بعد اور مرورِ زمانہ سے وقف سے متعلق یہ تمام تفصیلات رفتہ رفتہ ختم ہونا شروع ہو جائیں، اور پھر کچھ عرصہ بعد یہ وقف، وقفِ مجہول شمار کیا جانے لگے، اس لئے انتظامی طور پر وقف کرتے وقت وقف سے متعلق تمام تفاصیل تحریری طور پر درج کرلینی چاہیں، تاکہ متولی وقف / نگران کو اس کے مطابق عمل کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو، نیز یہ کہ اگر کسی وقت کسی مجبوری میں وقف سے متعلق عدالت کی طرف رجوع کرنا پڑ جائے، تو عدالت کو بھی اُس کے مطابق فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

اسی طرح قرآنِ کریم میں بھی معاہدات کو تحریر میں لانے کی تاکید کی گئی ہے، چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ[xiv]

(ترجمہ): اے ایمان والو! جب تم کسی معین میعاد کے لئے اُدھار کا کوئی معاملہ کرو، تو اُسے لکھ دیا کرو، اور تم میں سے جو شخص لکھنا جانتا ہو، انصاف کے ساتھ تحریر لکھے۔

(3) وقف پول کی ملکیت

جب کوئی شخص کسی شے کو وقف کر دے، تو راجح قول کے مطابق موقوفہ چیز واقف کی ملکیت سے خارج ہو جاتی ہے، تاہم موقوف علیہم کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی، بلکہ حکماً اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں منتقل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وقف کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ملکیت کے تمام احکام، تصرفات اور اختیارات انسان کو مالکِ مجازی کی حیثیت سے سپرد کئے تھے، لیکن وقف کرنے کے بعد یہ سارے ملکیتی تصرفات واختیارات مالکِ مجازی سے خالصۃً مالکِ حقیقی (اللہ سبحانہ وتعالیٰ) کی طرف منتقل ہو گئے، گویا کہ ملکیتِ حقیقی تو ابتداء ہی سے اللہ تعالیٰ ہی کی تھی، اب ملکیتِ حکمی ومجازی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف منتقل ہو گئی، لہذا اب کسی اور کو اس میں کسی بھی قسم کے مالکانہ تصرفات کا اختیار نہیں رہے گا، تاہم مصالحِ وقف کے حصول اور تکمیل کے واسطے جن تصرفات واختیارات کی ضرورت ہے، اس کا اختیار متولی وقف اور ناظر وقف کو نیابۃً دیا جائے گا۔

لہذا تکافل کے مذکورہ ماڈل میں وقف فنڈ / پول کو دی جانے والی رقم چاہے وہ واقفین کی طرف سے اصل الوقف (Ceding Amount) کی صورت میں ہو یا پھر شرکاءِ تکافل کی جانب سے وقف فنڈ / پول کو دیا جانے والا زرِ تعاون (Contribution) کی صورت میں، یہ پوری کی پوری رقم دہندگان کی ملکیت سے نکل کر حکماً اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں منتقل ہو جاتی ہے، اب دہندگان کو اس میں سے کسی بھی قسم کے مالکانہ تصرفات کا اختیار باقی نہیں رہتا۔ تاہم اس وقف کے منافع / فوائد حسب شرائط واقف، وقف فنڈ / پول کے موقوف علیہم (ممبرز) کو ملتے رہیں گے۔

(4) وقف پول / وقف فنڈ کی فقہی حیثیت

وقف کے احکامات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ شریعتِ اسلامیہ نے وقف کے ایک مستقل وجود (Entity) کا اعتبار کیا ہے، اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ ایک شخصِ حقیقی جن اوصاف / مواصفات کیساتھ متصف ہو سکتا ہے، مثلاً مالک بننا، مالک بنانا، دائن ہونا اور مدیون ہونا وغیرہ، تو وقف بھی ان تمام اوصاف کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے، اسی وجہ سے بعض معاصر علماءِ کرام نے وقف کو شخصِ حکمی / شخصِ قانونی قرار دیا ہے، چنانچہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم اپنی کتاب "اسلام اور جدید معیشت وتجارت" میں رقمطراز ہے کہ:

"وقف کے لئے اگرچہ شخصِ قانونی کی اصطلاح استعمال نہیں ہوئی، مگر حقیقت میں یہ ایک شخصِ قانونی ہے۔۔ مالک ہونا، دائن ہونا، مدیون ہونا، مدعی یا مدعیٰ علیہ ہونا، شخص کے اوصاف میں سے ہے، معلوم ہوا کہ وقف میں شخصِ قانونی کی خصوصیات تسلیم کی گئی ہیں، گو فقہاء نے یہ اصطلاح استعمال نہیں کی"[xv]

اسی طرح شیخ مصطفیٰ احمد الزرقاء اپنی تالیف "المدخل الفقہی العام" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

وكذلك نظام الوقف فی الاسلام ، فان نظامه منذ أول نشأت فی عهد الرسول صلی الله عليه وسلم يقوم على أساس اعتبار شخصية حكمية للوقف ۔[xvi]

(ترجمہ): اسی طرح اسلام میں نظامِ وقف ہے، جو اپنے ابتدائی آغاز ہی سے رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں "شخصِ حکمی" کی بنیاد پر قائم ہے۔

اور ڈاکٹر عبد العزیز عزت الخیاط اپنی تصنیف "الشرکات" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

فثبت بهذه الأحكام وغيرها أن للوقف والمسجد وبيت المال ذمة ، والذمة مناط أهلية الوجوب فكان لها أذن شخصية معنوية بالتعبير الحديث ـ [xvii]

(ترجمہ): چنانچہ ان تمام احکام اور اس کے علاوہ امور سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ (شریعتِ اسلامیہ میں) وقف، مسجد اور بیت المال کا ایک "ذمہ" ہے، اور ثبوتِ ذمہ پر ہی اہلیتِ وجوب کا مدار ہے، لہٰذا ایسی صورت میں جدید تعبیر کے مطابق اس کے لئے شخصیتِ معنویہ ثابت ہوگئی۔

لہٰذا مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ تکافل کے وکالہ وقف ماڈل میں وقف فنڈ / وقف پول کا اپنا ایک مستقل شرعی و قانونی وجود (Legal Entity) ہے، جو ایک شخصِ حقیقی کے مختلف اوصاف مثلاً مالک بننا، مالک بنانا، قرض لینا اور قرض دینے وغیرہ کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے، لہٰذا زیرِ نظر ماڈل میں شرکاءِ تکافل کی طرف سے وقف فنڈ کو ممبر شپ کے حصول کے لئے جو زرِ تعاون (Contribution) دیا جاتا ہے، یا اس زرِ تعاون کی سرمایہ کاری سے جو نفع حاصل ہوتا ہے، وہ پورا کا پورا وقف فنڈ کی ملکیت میں چلا جاتا ہے، اور وقف فنڈ کو اس میں ہر طرح کے مالکانہ تصرفات کا حق ہوتا ہے۔

(5) وقف پول کے ممبر بننے کا طریقہ کار

جو لوگ اس وقف فنڈ کے ممبر (موقوف علیہم / مستفیدین) بن کر تکافل کی سہولت حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ ایک پروپوزل فارم کے ذریعہ مطلوبہ تحفظ، شخصی کوائف اور تکافل آپریٹر کو شخصِ مذکور سے متعلق درکار دیگر ضروری معلومات فراہم کرکے اس وقف فنڈ کے ممبر بن سکتے ہیں، چنانچہ تکافل آپریٹر / کمپنی درخواست گزار کی طرف سے فراہم کردہ تمام معلومات کی جانچ پڑتال (Underwriting) کرتا ہے۔ اور جانچ پڑتال کے نتیجہ میں اگر درخواست گزار کا مطلوبہ تحفظ وقف فنڈ کے لئے قابلِ قبول ہو، تو تکافل آپریٹر شخصِ مذکور کو وقف فنڈ کے ممبر شپ کے لئے اہل (Eligible) قرار دیتا ہے، چنانچہ اہلیت کی تعیین کے بعد شخصِ مذکور وقف نامہ (Waqf Deed) میں ذکر کردہ شرائط وضوابط کے مطابق وقف فنڈ کو زرِ تعاون (Contribution) دیتا ہے، جس کے ذریعہ شخصِ مذکور وقف فنڈ کا ممبر (موقوف علیہم) بن کر وقف فنڈ کی آمدنی کا مستحق بن جاتا ہے، زیرِ نظر ماڈل میں وقف فنڈ کے ممبر شپ کے حصول کے لئے زرِ تعاون دینا اس لئے ضروری ہے کہ یہاں پر واقفین نے وقف فنڈ کے قیام کے وقت وقف نامہ میں یہ شرائط عائد کر رکھی ہیں، کہ جو بھی اس وقف فنڈ کو زرِ تعاون (Contribution) دے گا، وہ اس کا ممبر (موقوف علیہ) بن کر وقف فنڈ سے ملنے والے فوائد کا مستحق ہوگا، اور جو وقف فنڈ کو زرِ تعاون (Countribution) نہیں دے گا، تو وہ اس کا ممبر (موقوف علیہ) نہیں بنے گا اور نہ ہی وقف فنڈ سے ملنے والے فوائد کا مستحق ہوگا۔ تکافل کے مذکورہ ماڈل میں وقف فنڈ کو شرکاء کا تکافل فنڈ (Particiant Takaful Fund) بھی کہتے ہیں۔ اور اختصار کے ساتھ اس کو (PTF) بھی کہا جاتا ہے۔[xviii]

(6) شرکاءِ تکافل کے زرِ تعاون کی حیثیت

شرکاءِ تکافل وقف فنڈ کو جو زرِ تعاون (Contribution) دیتے ہیں، وہ زرِ تعاون (Contribution) بذاتِ خود وقف نہیں ہوتا، بلکہ اُس کی حیثیت مملوکِ وقف (Owned by Waqf) کی ہوتی ہے، جو موقوف علیہم اور وقف کے اغراض و مقاصد اور مصالح کے لئے استعمال کیا جائے گا۔[xix]

چنانچہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم اپنی کتاب "اسلام اور جدید معشیت اور تجارت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"مسجد یا وقف کو چندہ دیا جائے یا کوئی اور چیز دی جائے، تو وہ چندہ یا دیگر عطیات وقف نہیں ہوتے، جب تک کہ اُن کے وقف ہونے کی تصریح نہ کر دی جائے، بلکہ وقف کے مملوک ہوتے ہیں، اور وقف مالک ہوتا ہے۔"[xx]

اسی طرح مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس بات کی صراحت فرمائی ہے کہ وقف کو دیا جانے والا چندہ / ہبہ وغیرہ وقف شمار نہیں ہوتا، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

"مدت سے یہ خلجان چلا آرہا تھا کہ مدارس اور مساجد میں جو رقوم یہ کہہ کر دی جاتی ہیں کہ یہ رقم مسجد یا مدرسہ میں دینی ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ اور یہ کس عقد میں داخل ہے؟ اگر یہ وقف ہے تو وقف کے لئے تابید شرط ہے کہ عین یا اُس کا بدل باقی رہے، اور یہاں یہ صورت نہیں۔۔۔ آج مدت بعد یہ اشکال اس طرح رفع ہوا کہ فقہاء نے ہبہ للمسجد کو صحیح مانا ہے۔۔چونکہ یہ وقف ہے اس لئے بقاءِ عین وبدل ضروری نہیں، اور چونکہ ہبہ ہے، اس لئے قبض متولی شرط ہے، اور بعد قبض متولی ملکِ معطی زائل ہو جائے گا۔[xxi]

اسی طرح حضرت مفتی محمود اشرف صاحب مد ظلہم ایک فتویٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"جب کوئی شخص اپنی کوئی رقم مسجد یا مدرسہ کے حساب میں جمع کرا دے، تو وہ رقم اس شخص کی ملکیت سے نکل کر مسجد کی ملکیت میں داخل ہو جاتی ہے۔"[xxii]

(7) وقف فنڈ کی سرمایہ کاری کا بیان

تکافل کمپنی / آپریٹر وقف فنڈ میں موجود سرمایہ کو مضاربت کی بنیاد پر جائز اور حلال جگہوں میں لگاتی ہے، جس میں وقف فنڈ رب المال اور تکافل کمپنی مضارب کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دیتی ہے، اور مضاربت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا نفع دونوں (یعنی وقف فنڈ اور تکافل کمپنی) کے درمیان پہلے سے طے شدہ تناسب کے مطابق تقسیم ہوتا ہے۔

زیرِ نظر ماڈل میں تکافل کمپنی / آپریٹر بسا اوقات وقف فنڈ کے سرمایہ کے ساتھ اپنا کچھ سرمایہ بھی شامل کر لیتی ہے، جس کے نتیجے میں تکافل کمپنی اور وقف فنڈ کے درمیان شرکت کا عقد قائم ہو جاتا ہے، اور پھر تکافل کمپنی مجموعی سرمایہ کو آگے مضاربت کی بنیاد پر جائز اور حلال جگہوں میں لگاتی ہے، اور سرمایہ کاری کے نتیجے میں حاصل ہونے والے نفع میں سے تکافل کمپنی پہلے شریک کی حیثیت سے اپنا حصہ وصول کرتی ہے، اور پھر باقی ماندہ نفع وقف فنڈ اور تکافل کمپنی کے درمیان پہلے سے طے شدہ تناسب کے مطابق تقسیم ہوتا ہے۔ چنانچہ تکافل کمپنی کو مضارب کی حیثیت سے اس نفع میں بھی اپنا طے شدہ مضاربہ شئیر ملتا ہے۔ جبکہ باقی ماندہ نفع وقف فنڈ کو رب المال کی حیثیت سے ملتا ہے۔[xxiii]

(8) وقف فنڈ سے استفادہ کی تفصیل

وقف فنڈ سے استفادہ کی شرائط وقف فنڈ کے قیام کے وقت ہی وقف نامہ (Waqf Deed) میں طے کر دی جاتی ہیں، کہ مثلاً وقف فنڈ کے موقوف علیہم کون کون ہونگے؟ اور موقوف علیہم (Beneficiries) بننے کے لئے کِن کِن شرائط وضوابط کی پابندی لازمی ہوگی۔ چنانچہ وقف نامہ میں طے شدہ شرائط کے مطابق جو جو لوگ وقف کے موقوف علیہم بنتے ہیں، اُن کے ساتھ وقف نامہ میں ذکر کردہ شرائط وضوابط کے مطابق وقف فنڈ سے ضرورت کے وقت تعاون / مالی نقصان کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

(9) زرِ تعاون کے تعین کا بیان

شرکاءِ تکافل کا وقف فنڈ سے مطلوب استفادہ کے پیشِ نظر زرِ تعاون (Countribution) کے مقدار کا تعین کیا جاتا ہے، جس میں عام طور پر ایکچوری (Actuary) کے اُصولوں کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے، تاکہ وقف فنڈ پر مستحقین کا بوجھ کم سے کم ہو، اور وقف ہمیشہ کے لئے اپنے شرکاء کو مالی تعاون / مالی نقصان کے ازالہ کی سہولت فراہم کر سکے۔

(10) مالی نقصان کے ازالہ کے لئے وقف فنڈ سے ملنے والا زرِ تعاون

تکافل کے وکالہ وقف ماڈل میں اگر شرکاءِ تکافل کو مخصوص قسم کی حوادِث کے نتیجے میں مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑے، تو اُس کی تلافی کے لئے وقف فنڈ سے شرکاء کے ساتھ تعاون کیا جاتا ہے، تاہم وقف فنڈ سے ملنے والا مذکورہ تعاون شرکاءِ تکافل کے دیئے گئے زرِ تعاون اور تبرعات کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اس کی حیثیت ایک عطاءِ مستقل کی ہے، اور یہ شرکاء کو وقف فنڈ کے ممبرز (موقوف علیہم) ہونے کی وجہ سے ہی ملتا ہے۔ کیونکہ شرکاءِ تکافل نے وقف فنڈ کو زرِ تعاون دیا تھا، اُس میں یہ شرط نہیں لگائی گئی تھی کہ اس کے عوض وقف فنڈ مستقبل میں اُن کے مالی نقصان کی تلافی کرے گا، بلکہ شرکاءِ تکافل نے تو وقف فنڈ کی ممبر شپ (موقوف علیہم / مستفیدین) کے حصول کے لئے زرِ تعاون دیا تھا، اور جب ایک مرتبہ وہ وقف فنڈ کے موقوف علیہم / مستفیدین میں داخل ہوگئے، تو اب اُن کے ساتھ وقف فنڈ سے کیا جانے والا تعاون وقف نامہ میں موجود شرائطِ واقف کی وجہ سے ہوگا نہ کہ اُن کے دیئے گئے زرِ تعاون (Contributions) کی وجہ سے۔

لہٰذا یہاں پر دو طرفہ تبرع کا معاملہ ہے، جس میں پہلا تبرع شرکاءِ تکافل کی جانب سے وقف فنڈ کو دیا جانے والا زرِ تعاون ہے، جبکہ دوسرا تبرع وقف فنڈ کی جانب سے مخصوص حوادث کی وجہ سے شرکاءِ تکافل کو لاحق ہونے والے مالی نقصان کا ازالہ ہے۔

تاہم یہاں پر یہ بات ملحوظ رہے کہ تکافل کے مذکورہ ماڈل میں شرکاءِ تکافل خود واقفین نہیں ہیں، بلکہ اُن کی حیثیت صرف چندہ دہندگان / عطیات دینے والے کی ہیں، اور واقفین تو اصلاً شیئر ہولڈرز ہیں، جنہوں نے شروع میں ایک مخصوص رقم وقف کر کے وقف فنڈ قائم کیا تھا۔ نیز یہ کہ شرکاءِ تکافل کی جانب سے وقف فنڈ کو دیا جانے والا زرِ تعاون / عطیات بھی بذاتِ خود وقف نہیں ہیں، بلکہ وہ مملوکِ وقف کہلاتا ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا فصل میں یہ بات تفصیل سے گزر گئی ہے۔[xxiv]

(11) شریعہ سُپروائزری بورڈ / شریعہ کمیٹی کا قیام

تکافل کے زیرِ نظر ماڈل میں وقف فنڈ کے تمام معاملات کو شریعت کے مطابق سرانجام دینے کے لئے ایک شریعہ کمیٹی / شریعہ سُپروائزری بورڈ / شریعہ ایڈوائزر کی خدمات حاصل کی جاتی ہے، جو روزمرہ کی بنیاد پر وقف فنڈ کی تمام معاملات کی نگرانی کرتا ہے، اور وقف فنڈ سے مطلوبہ مقاصد کے حصول کے ساتھ ساتھ مصالحِ وقف کے لئے بھی لائحہ عمل طے کرتا ہے۔

(12) وقف فنڈ کے اختیارات کا بیان

تکافل کے وکالہ وقف ماڈل میں وقف فنڈ میں موجود ہر قسم کا سرمایہ چاہے وہ اصل الوقف (Ceding Amount) ہو، یا شرکاءِ تکافل کی جانب سے وقف فنڈ کی ممبر شپ کے حصول کے لئے دیا جانے والا زرِ تعاون (Contribution)، یا پھر ان دونوں رقوم کی سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والا نفع، یہ سب کے سب رقوم وقف فنڈ کی ملکیت ہے، اور وقف فنڈ کو اس میں ہر قسم کے مالکانہ تصرفات کا حق حاصل ہے، لہٰذا وہ اس کو جس طرح خرچ کرنا چاہے خرچ کر سکتا ہے۔[xxv]

(13) وقف فنڈ کی آمدنی کا بیان

جہاں تک وقف فنڈ کی آمدنی کا تعلق ہے تو تکافل کے وکالہ وقف ماڈل میں جیسے جیسے شرکاءِ تکافل کا اضافہ ہوتا رہتا ہے، تو اُسی اعتبار سے وقف فنڈ کی آمدنی بھی بڑھتی رہتی ہے ، کیونکہ شرکاءِ تکافل وقف فنڈ کی ممبرشپ کے حصول کے لئے وقف فنڈ کو زرِ تعاون (Contribution) دیتے ہیں، جس کی وجہ سے وقف فنڈ کے سرمایہ میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور چونکہ تکافل کمپنی مضاربت کی بنیاد پر وقف فنڈ میں موجود رقوم کی سرمایہ کاری کرتی ہے، اس لئے وقف فنڈ میں جتنا زیادہ سرمایہ ہوگا تو اُس کی سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والا نفع بھی اُتنا ہی زیادہ ہوگا۔

(14) وقف فنڈ کے اخراجات کا بیان

جہاں تک وقف فنڈ کے اخراجات کا تعلق ہے تو تکافل کے وکالہ وقف ماڈل میں وقف فنڈ کو مختلف اخراجات کرنے پڑتے ہیں، مثلاً پیش آمدہ نقصان کی صورت میں شرکاءِ تکافل کے مالی نقصان کا ازالہ کرنا، وقف فنڈ کی امور کی نگرانی اور دیگر انتظام و انصرام کی عوض تکافل کمپنی کو "وکالہ فیس" دینا، شرکاءِ تکافل کے پیش آمدہ ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لئے ری تکافل کمپنی سے کوریج (Coverage) لینا اور اُس کے عوض ری تکافل کمپنی کو زرِ تعاون (Contribution) دینا، وغیرہ۔ اس کے علاوہ بھی تکافل فنڈ کو مختلف قسم کے اخراجات برادشت کرتے پڑتے ہیں۔

(15) وقف فنڈ کے قدرِ فائض / سرپلس کا بیان

وقف فنڈ کی آمدنی اور اخراجات کی مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں ، اگر وقف فنڈ کی آمدنی سے اُس کے تمام واجب الاداء اخراجات منہا کرنے کے بعد کچھ رقم بچ جاتی ہے، تو وہ اضافی رقم وقف فنڈ کا قدرِ فائض (Surplus) کہلاتا ہے۔ جو کہ مکمل طور پر وقف فنڈ کا مملوک ہوتا ہے، اور وقف فنڈ کو اس کے استعمال کے حوالہ سے کئی طرح کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں، جو کہ وقف نامہ (Waqf Deed) میں مذکور ہوتے ہیں[xxvi] .

(16) تحلیل ہونے کی صورت میں وقف فنڈ کا لائحہ عمل / طریقہ کار

تکافل کے وکالہ وقف ماڈل میں اگر کسی وقت کسی مجبوری کی وجہ سے یا مخصوص حالات کے پیشِ نظر وقف فنڈ کو تحلیل (Binding Up) کرنا پڑے، تو ایسی صورت میں وقف نامہ (Waqf Deed) کے مطابق وقف فنڈ کے تمام واجب الاداء اخراجات ادا کرکے باقی ماندہ رقم کو کسی کارِ خیر میں لگایا جائے گا۔ البتہ وقف فنڈ میں جتنی رقم بطورِ اصل وقف (Ceding Amount) موجود ہے، تو اُس رقم کو اس جیسے کسی اور وقف میں دیدیا جائے گا۔

(17) تکافل کمپنی کا بطورِ وکیل "وکالہ فیس" وصول کرنا

تکافل کے مذکورہ ماڈل میں تکافل کمپنی / آپریٹر وقف فنڈ کے انتظام و انصرام کو سنبھالتی ہے، جس کی وجہ سے کمپنی کو مختلف امور سرانجام دینی پڑتی ہیں، جیسا کہ وقف فنڈ کے ممبرز (موقوف علیہم) بنانے کے لئے لوگوں کو دعوت دینا اور اس کی تشہیر کرنا، درخواست گزار کے فراہم کردہ معلومات کی جانچ پڑتال (Underwriting) کرنا، وقف فنڈ کی ممبرشپ کے حصول کے لئے شرکاءِ تکافل سے زرِ تعاون وصول کرنا، شرکاءِ تکافل کے مالی نقصانات کی تلافی کا بندوبست کرنا وغیرہ۔ تکافل کمپنی مذکورہ امور سرانجام دینے کی عوض وقف فنڈ سے اپنا "وکالہ فیس" وصول کرتی ہے۔

(18) تکافل کمپنی کا بطورِ مضارب نفع میں سے حصہ لینا

تکافل کمپنی وقف فنڈ کو بڑھانے اور مستحکم کرنے کے مضاربت کی بنیاد پر وقف فنڈ کی سرمایہ کاری شریعہ کمپلائنٹ جگہوں میں کرتی ہے۔اور سرمایہ کاری کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے نفع میں سے بطورِ مضارب اپنا مضاربۃ شئیر وصول کرتی ہے۔

تاہم یہاں پر یہ بات ملحوظ رہے کہ تکافل کے وکالہ وقف ماڈل میں تکافل کمپنی کا بطورِ مضارب حاصل شدہ نفع میں سے مضاربۃ شئیر کم رکھا جاتا ہے، کیونکہ مضاربۃ شئیر کے علاوہ تکافل کمپنی وقف فنڈ کے انتظام وانصرام کے عوض وکالہ فیس بھی وقف فنڈ سے وصول کرتی ہے۔[xxvii]

تکافل کے وکالہ وقف ماڈل کا فقہی جائزہ:

تکافل کے وکالہ وقف ماڈل میں شرکاءِ تکافل عقدِ تبرع کی بنیاد پر وقف فنڈ کو زرِ تعاون دیتے ہیں، جو کہ مملوکِ وقف بن جاتا ہے، اور اس کے نتیجہ میں شرکاءِ تکافل وقف فنڈ کا موقوف علیہم بن جاتے ہیں، (یعنی شرکاءِ تکافل کو وقف فنڈ کی ممبر شپ حاصل ہوتی ہے) چنانچہ ضرورت کے وقت واقف کے شرائط کے مطابق شرکاءِ تکافل کے مالی نقصان کی صورت میں وقف فنڈ سے اس کا ازالہ کیا جاتا ہے، جو کہ ایک عطاءِ مستقل ہے۔

لہذا شرکاءِ تکافل کا وقف فنڈ کو زرِ تعاون دینا، اور پھر ضرورت کے وقت وقف فنڈ سے شرکاءِ تکافل کے مالی نقصان کا ازالہ کرنا، یہ دونوں علیحدہ علیحدہ عقدِ تبرع ہے، جو کہ باہم مربوط نہیں ہے۔

مانعین فقہاءِ کرام کا مؤقف اور اُن کے دلائل:

پاکستان میں معاصر علماءِ کرام کی ایک جماعت ایسی ہے، جو تکافل کے وکالہ وقف ماڈل کو شرعی قواعد وضوابط کے مطابق نہیں سمجھتی، اُن کے نزدیک مذکورہ ماڈل میں چند ایک ایسی خرابیاں ہیں، جس کی وجہ سے مذکورہ ماڈل کو اختیار کرنا درست نہیں، اس لئے وہ حضرات اس کے عدمِ جواز اور حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں۔

مانعینِ حضرات علماءِ کرام نے جن شرعی خرابیوں کی وجہ سے مذکورہ ماڈل کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے، اُن کی مختصر تفصیل حسبِ ذیل ہے:

پہلی شرعی خرابی:

اشیاءِ منقولہ جیسے نقدی اور گھوڑا وغیرہ میں اس طریقہ سے وقف کیا کہ پہلے صرف خود واقف یا اس کی اولاد یا دیگر اغنیاء اس سے فائدہ اُٹھائیں گے، پھر بالآخر وہ فقراء یا مساکین یا کسی اور نیک کام میں وقف ہو گا، تو یہ صورت جائز نہیں، جیسا کہ یوں کہے کہ پہلے دس سال صرف اغنیاء کے بچوں کے لئے وقف ہے، پھر فقراء کے بچوں کے لئے وقف ہے، تو یہ صورت جائز نہیں۔اور اس کی دلیل میں وہ علامہ ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ کی حسبِ ذیل عبارت نقل کرتے ہیں:

> **ثم إذا عرف جوازوقف الفرس والجمل في سبيل الله، فلو وقفه على أن يمسكه ما دام حيا إن أمسكه للجهاد جاز له ذلك؛ لأنه لو لم يشترط كان له ذلك لأن لجاعل فرس السبيل أن يجاهد عليه، وإن أراد أن ينتفع به في غيرذلك لم يكن له ذلك وصح جعله للسبيل: يعني يبطل الشرط، ويصح وقفه**[xxviii]،
>
> (ترجمہ): پھر جب گھوڑے اور اُونٹ کو فی سبیل اللہ وقف کرنے کا جواز معلوم ہوا، تو اگر کسی نے اس شرط کے ساتھ گھوڑے کو وقف کیا، کہ وہ اپنی زندگی بھر اس کو اپنے پاس رکھے گا، تو اس میں دو صورتیں ہیں:

(الف)۔ اگر اس پر خود جہاد کرنے کے لئے اس کو اپنے پاس رکھا، تو یہ اس کے لئے جائز ہے، کیونکہ اگر وہ یہ شرط عائد نہ بھی کرے، تب بھی اس کو حق حاصل ہے، کہ خود اس پر جہاد کرے۔

(ب)۔ اور اگر وقف کرنے والے کی مراد یہ ہے کہ وہ گھوڑے کو اپنے دیگر ذاتی کاموں میں استعمال کرے گا، تو یہ اس کے لئے جائز نہیں ہے، اور (ایسی صورت میں) اس کا وقف تو صحیح ہو گا، لیکن شرط باطل اور معدوم ہو گی۔

جبکہ تکافل کے مذکورہ ماڈل میں یہی صورت لازم آتی ہے، کیونکہ یہاں پر بھی اشیاءِ منقولہ (نقدی) کا وقف اوّلاً صرف اغنیاء (کیونکہ انشورنس کی پالیسی لینے والے عموماً مالدار لوگ ہوتے ہیں) کے لئے ہے، اور پھر آخری جہت فقراء پر وقف ہے، جو کہ شرعاً ناجائز ہے[xxix]۔

دوسری شرعی خرابی:

جس طرح مروجہ انشورنس میں پالیسی ہولڈرز انشورنس کمپنی کو قسط (Premium) دیتے ہیں، اور اس کے عوض انشورنس کمپنی اُن کے مالی نقصانات کا ازالہ کرتی ہے، تو اس عقد کو تمام حضراتِ فقہاءِ کرام نے عقدِ معاوضہ میں داخل کیا ہے۔

بعینہ اسی طرح وقف ماڈل میں جب شرکاءِ تکافل وقف فنڈ کو زرِ تعاون (عطیات) دیتے ہیں، اور وقف فنڈ اُس کا مالک بن جاتا ہے، اور اس زرِ تعاون (عطیات) ہی کی بنیاد پر وقف فنڈ شرکاءِ تکافل کے مالی نقصان کا ازالہ کرتا ہے، تو یہ بھی عقدِ معاوضہ ہوا، کیونکہ دونوں عقود کی حقیقت ایک ہے۔

اور عقدِ معاوضہ کی وجہ سے مالی نقصان کا ازالہ کمی بیشی کے ساتھ "ربا الحدیث" ہے، اور چونکہ نقصان کی تلافی بھی یقینی نہیں ہوتی، اس لئے یہ عقد قمار (جوا) میں بھی داخل ہو گیا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ وہ تمام شرعی خرابیاں جو مروجہ انشورنس میں پائی جاتی ہے، وہ تمام کے تمام تکافل کے وکالۃ وقف ماڈل میں بھی لازم آتی ہے، اس لئے انشورنس کی طرح اس سے بھی بچنا لازم ہے[xxx]۔

تیسری شرعی خرابی:

جیسا کہ زیرِ نظر باب کے فصلِ دوم میں تفصیل سے گزرا کہ تکافل کے وکالۃ وقف ماڈل میں تکافل آپریٹر / کمپنی، وقف فنڈ میں موجود رقوم کی سرمایہ کاری مضاربت کی بنیاد پر شریعہ کمپلائنٹ جگہوں میں کرتی ہے، جس میں وقف فنڈ رب المال جبکہ تکافل کمپنی مضارب کی حیثیت سے اپنی فرائض سرانجام دیتی ہے۔

مذکورہ صورت پر یہ اعتراض وارِد ہوتا ہے کہ اس میں ایک ہی شخص کا رب المال اور مضارب ہونا لازم آتا ہے، جو کہ شرعاً درست نہیں ہے۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ مجوزین حضرات فقہاءِ کرام کے نزدیک وقف فنڈ بھی شخصِ قانونی ہے، اور کمپنی کی حیثیت بھی شرعاً شخصِ قانونی کی ہوتی ہے، جس کی طرف اگرچہ حقوق وذمہ داریوں کی نسبت کی جاسکتی ہے، تاہم یہ حیثیت معنوی اور اعتباری ہوتا ہے۔

حقوق کے تحفظ، ذمہ داریوں کی ادائیگی اور معاملات کی تعبیر کے لئے اس شخصِ قانونی کو ایک شخصِ حقیقی (یعنی متولی) کی ضرورت ہوتی ہے، چنانچہ تکافل کے مذکورہ ماڈل میں درحقیقت تکافل کمپنی جو کہ ایک شخصِ قانونی ہے، وہ خود ایک دوسرے شخصِ قانونی یعنی وقف فنڈ کی متولی نہیں بن سکتی۔ (کیونکہ شخصِ قانونی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا متولی شخصِ حقیقی ہے، تاہم یہاں ایسا نہیں ہے)۔ ہاں ان دونوں (یعنی وقف فنڈ اور تکافل کمپنی) کے ڈائریکٹرز ان کے متولی بن سکتے ہیں، جو اشخاصِ حقیقی ہیں۔ اب وہ ڈائریکٹرز جب ایک شخصِ قانونی کو رب المال اور دوسرے شخصِ قانونی کو مضارب بناتے ہیں، اور دونوں کے متولی وہ (ڈائریکٹرز) خود ہیں، تو درحقیقت وہ خود ہی رب المال بھی بنتے ہیں، اور خود ہی مضارب

بھی بنتے ہیں، کیونکہ دونوں (شخصِ قانونیوں) کے مُعبر وہ (ڈائریکٹرز) خود ہیں، اور یوں کہتے ہیں کہ ہم روپیہ مضاربت پر لیتے ہیں، اور ہم روپیہ مضاربت دیتے ہیں، اور چونکہ کمپنی کے ان ڈائریکٹرز کو عام طور سے کمپنی کہہ جاتا ہے، اس لئے ہمارا یہ کہنا درست ہے، کہ یہاں کمپنی خود ہی رب المال ہے، اور خود ہی مُضارِب ہے[xxxi]۔

مجوزین حضراتِ فقہاء کا موقف اور اُن کے دلائل

مجوزین حضراتِ علماءِ کرام کے نزدیک تکافل کے وکالہ وقف ماڈل میں شرکاءِ تکافل عقدِ تبرع کی بنیاد پر وقف فنڈ کو زرِ تعاون دیتے ہیں، جو کہ مملوکِ وقف بن جاتا ہے، اور اس کے نتیجہ میں شرکاءِ تکافل وقف فنڈ کا موقوف علیھم بن جاتے ہیں، (یعنی شرکاءِ تکافل کو وقف فنڈ کی ممبرشپ حاصل ہو جاتی ہے)، چنانچہ وقف کے مُجملہ موقوف علیھم میں شامل ہونے کی وجہ سے ضرورت کے وقت واقفین کی شرط کی وجہ سے شرکاءِ تکافل کے مالی نقصان کا ازالہ وقف فنڈ سے کیا جاتا ہے۔ جو کہ ایک عطاءِ مستقل ہے، کیونکہ شرکاءِ تکافل کے مالی نقصان کا ازالہ اُس کے کسی سابقہ شرط کی وجہ سے نہیں کیا جارہا۔

لہذا شرکاءِ تکافل کا وقف فنڈ کو زرِ تعاون (Contribution) دینا، اور پھر ضرورت کے وقت وقف فنڈ سے شرکاءِ تکافل کے مالی نقصان کا ازالہ کرنا، یہ دونوں علیحدہ علیحدہ عقدِ تبرع ہے، جو کہ باہم مربوط نہیں ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر مفتی عصمت اللہ صاحب اپنی تالیف "تکافل کی شرعی حیثیت" میں رقمطراز ہے کہ:

> "شرکاءِ تکافل کو (وقف فنڈ سے) ملنے والی سہولیات "عطاءِ مستقل ہے، اور وہ اس طرح کہ شروع میں واقفینِ فنڈ نے وقف کو مطلق نہیں رکھا، بلکہ اُن کے نزدیک اس وقف سے صرف وہی لوگ فائدۃ اُٹھائیں گے، جنہوں نے اس وقف کو چندہ دے کر اس کی رُکنیت حاصل کی، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو اس وقف فنڈ کو چندہ دیکر اس کا رُکن بنے گا، وہ گویا کہ موقوف علیہ بن جائے گا، اب اس کو واقفین کی شرط کے مطابق وقف فنڈ سے فوائدِ مقررہ ملیں گے، ان فوائد کا اس کے (دیئے ہوئے)چندہ (زرِ تعاون) سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ چونکہ وہ ممبر من جملہ موقوف علیھم میں داخل ہے، اس لئے اس کو ملنے والے فوائد عطاءِ مستقل ہیں"[xxxii]۔

مسئلہ "زرِ تعاون کے کمی بیشی کی وجہ سے تلافی نقصان میں کمی بیشی کرنا" کی وضاحت:

مجوزین حضراتِ علماءِ کرام کے نزدیک تکافل کے وکالہ وقف ماڈل میں شرکاءِ تکافل وقف فنڈ کو جتنا زیادہ زرِ تعاون (Contribution) دینگے، وقوعِ نقصان کی صورت میں وقف فنڈ سے اُن کے ساتھ زیادہ تعاون (ازالہ نقصان) کیا جائے گا، اور کم زرِ تعاون کی صورت میں وقف فنڈ سے کم تعاون (ازالہ نقصان) فراہم کیا جائے گا۔ اور یہ قواعدِ وقف کی وجہ سے ہے، نہ کہ شرکاءِ تکافل کے دیئے گئے زرِ تعاون کی وجہ سے، جیسا کہ ڈاکٹر مولانا عصمت اللہ صاحب ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"زیادہ چندہ (Contribution) دینے والے کے لئے زیادہ نقصان کی تلافی اور کم چندہ دینے والے کے لئے کم نقصان کی تلافی وقف کے قواعد کی وجہ سے ہے، نہ کہ چندہ دہندگان (Contributores) کے کم یا زیادہ چندہ (Contribution) دینے کی وجہ سے"[xxxiii]۔

مجوزین علماءِ کرام کی طرف سے مسئلہ "وقف النقود" کی وضاحت:

مجوزین حضراتِ علماءِ کرام کے نزدیک "وقف النقود" فقہاءِ احناف کے راجح اور مفتٰی بہ قول کے مطابق جائز ہے، لہذا تکافل کے وکالہ

وقف ماڈل میں وقف فنڈ کا وقف النقود کی بنیاد پر قائم کرنا شرعاً درست ہے، جیسا کہ "تکافل کی شرعی حیثیت" میں اس حوالے سے مذکور ہے کہ:

"ہم وقف النقود کے جواز کی جو بات کرتے ہیں، وہ مقلد و حنفی کی حیثیت سے کرتے ہیں، حنفیہ نے وقف المنقول بمع وقف النقود کو راجح اور مفتیٰ بہ قرار دیا ہے، لہذا ہمارے لئے اس کے مطابق عمل کرنا جائز ہے، ورنہ علمی مباحث سے فقہ کا کونسا مسئلہ خالی ہے، ہر فقہی اجتہادی مسئلہ اختلافات کا شکار ہے، خواہ وہ اختلافات خود حنفیہ کے ہاں آپس میں ہوں، یا دوسرے حضراتِ مجتھدین کے ساتھ ہوں، جیسا کہ اہلِ علم سے مخفی نہیں، لہذا "وقف النقود" کے موَقف کو کمزور یا ناجائز کہنا درست نہیں۔ ہاں! زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مسئلہ اجتھادی اور اختلافی ہے، لیکن کسی مسئلہ کے اجتہادی واختلافی ہونے سے اس کا کمزور ہونا لازم نہیں آتا۔ ہاں! اس میں شک نہیں کہ احتیاط کا تقاضا ہر مسئلہ میں یہی ہے کہ اُس قول کو لیا جائے، جو کہ متفق علیہ ہو، تاکہ اس میں تمام مذاہب اور تمام مواقف کی رعایت رہے، لہذا اگر تکافل کمپنیاں وقف پول نقود کی بجائے کسی غیر منقولہ جائیداد کی شکل میں بنائیں، تو اس کے بہتر ہونے میں کوئی شک نہیں، لیکن اس کے خلاف کو اتنی نقول کے باوجود کمزور کہنا یا ناجائز کہنا ہرگز درست نہیں"[xxxiv]۔

تلخیص البحث:

یہ مقالہ تکافل کے وکالہ وقف ماڈل کا ایک جامع اور تنقیدی مطالعہ پیش کرتا ہے، جو جدید اسلامی مالیاتی نظام میں انشورنس کے شرعی متبادل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ مقالے میں ماڈل کی بنیادی ساخت، اس کی عملی تطبیق، اور اس سے متعلق معاصر فقہاء کے درمیان موجود اختلافات کو موضوع بنایا گیا ہے۔

تحقیق کے دوران معلوم ہوا کہ وکالہ–وقف ماڈل، وقف کے کلاسیکی تصورات اور وکالت کے اصولوں کو یکجا کرتا ہے۔ شرکاء فنڈ کو تبرعاً چندہ دیتے ہیں، جو وقف بن کر شریعت کے مطابق خرچ کیا جاتا ہے، اور انھی شرکاء کو واقفین کی شرط کی بنا پر مالی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ مجوزین علماء اسے عقدِ تبرع اور ''عطاءِ مستقل'' کا تسلسل قرار دیتے ہیں، جب کہ مانعین حضرات اس میں عقدِ معاوضہ، قمار، اور ربا الحدیث جیسی شرعی خرابیاں بتاتے ہیں۔ اختلاف کا ایک نمایاں پہلو "وقف النقود"، "رب المال اور مضارب کی وحدت"، اور "شخصِ قانونی کے حدود" سے متعلق ہے۔ تاہم مجوزین کے نزدیک یہ تمام اشکالات اصولِ اجتہاد اور حنفی فقہ کے راجح اقوال کی روشنی میں حل کیے جاسکتے ہیں۔ مقالے میں دونوں فریقین کے دلائل کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے ماڈل کی شرعی حیثیت کو معتدل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

نتائج:(Findings)

1. تکافل کے وکالہ وقف ماڈل کا بنیادی ڈھانچہ وقف کی خیری نوعیت اور وکالت کے اصولوں پر مبنی ہے، جو بظاہر شرعی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔
2. شرکاءِ تکافل کا وقف فنڈ کے ساتھ تعاون تبرع کی بنیاد پر ہوتا ہے، اور انہیں مختلف قسم کے حوادث کی صورت میں وقف فنڈ سے حاصل ہونے والے مالی فوائد، عطاءِ مستقل کے زمرے میں آتے ہیں۔ یعنی یہ دونوں معاملات جداگانہ ہیں۔
3. "وقف النقود " کے جواز پر احناف کا راجح اور مفتٰی بہ قول موجود ہے، جسے مجوزین حضراتِ علماءِ کرام نے مذکورہ معاملہ میں بطور دلیل استعمال کیا ہے۔

4. مانعین کے اعتراضات میں وقف کی مشروطیت، عقدِ معاوضہ کا شبہ، اور شخصِ قانونی و حقیقی کے امتزاج پر سوالات شامل ہیں، جنہیں مجوزین نے علمی انداز میں مدلل جواب دینے کی کوشش کی ہے۔

5. مجوزین کے مطابق وقف فنڈ سے نقصان کا ازالہ کسی سابقہ وعدہ کی بنیاد پر نہیں، بلکہ واقفین کی شرط اور رکنیت کی بنیاد پر ہے، جس سے معاوضہ کا تعلق ختم ہو جاتا ہے۔

سفارشات:(Recommendations)

1. تکافل کمپنیوں کو چاہیے کہ وقف النقود کے بجائے غیر منقولہ اثاثے (مثلاً زمین یا عمارت) کو وقف کی بنیاد بنائیں، تاکہ اختلاف سے بچا جا سکے۔
2. شخصِ قانونی اور شخصِ حقیقی کی تعیین اور وکالتی دائرہ کار کی وضاحت کے لیے واضح قانونی اور شرعی فریم ورک مرتب کیا جائے۔
3. تکافل ماڈل میں شفافیت اور معیاری دستاویزات (Waqf Deed, Takaful Rules) کو لازمی بنایا جائے تاکہ تمام فریقین کی حیثیت واضح رہے۔
4. شریعہ اسکالرز، فقہی اور تکنیکی اکادمیوں کو چاہیے کہ وہ اس ماڈل پر مزید مشترکہ تحقیق کر کے ایک ایسا معیاری اور اتفاقی کام اُمت کے سامنے لائیں، جو نہ صرف شرعی اعتبار سے قابلِ قبول ہو، بلکہ دورِ جدید کے تقاضوں سے بھی ہم آہنگ ہو۔
5. ملک کے علمی مراکز جیسے مدارس اور یونیورسٹیز میں اس قسم کے جدید علوم اور معاصر مسائل کو باقاعدہ کورس کی صورت میں شامل کیا جائے تاکہ مستقبل کے لئے رجال سازی کے عمل کے ساتھ ساتھ ان نظاموں میں مزید بہتر صورتیں بھی سامنے آئیں۔

المراجع والمصادر

[i] مختار الصحاح ، الرازي (زين الدين أبو عبد الله محمد بن أبي بكر بن عبد القادر الحنفي الرازي (المتوفى: 666هـ) ، المحقق: يوسف الشيخ محمد ، ط : المكتبة العصرية - الدار النموذجية، بيروت – صيدا ، الطبعة: الخامسة، 1420هـ/ 1999م ، (1 / 271)

[ii] معجم اللغة العربية المعاصرة ، أحمد (د أحمد مختار عبد الحميد عمر (المتوفى: 1424هـ) بمساعدة فريق عمل ، ط : عالم الكتب ، الطبعة: الأولى، 1429 هـ - 2008 م ، (3 / 1946)

[iii] المنافسة التجارية بين شركات التأمين التكافلى و التأمين التقليدى و أثر ذلک على صناعة التأمين التكافلى ، البعلى (الدكتور عبدالحميد محمود البعلى) ، طبع المؤلف بنفسه ، الطبعة : الاولى ، 1999 هـ ، (ص : 51)

[iv] الفِقْهُ الإسلاميُّ وأدلَّتُهُ ، الزحيلي (د . وهبة بن مصطفى الزحيلي، أستاذ ورئيس قسم الفقه الإسلاميّ وأصوله بجامعة دمشق - كلّيَّة الشَّريعة) ، ط : دار الفكر - سوريَّة – دمشق ، س – ن ، (10/ 290)

[v] الهداية في شرح بداية المبتدي ، المرغيناني (علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الفرغاني المرغيناني، أبو الحسن برهان الدين (المتوفى: 593هـ) ، (3 / 15) ، حواله سابق ۔

[vi] الهداية في شرح بداية المبتدي ، المرغيناني (علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الفرغاني المرغيناني، أبو الحسن برهان الدين (المتوفى: 593هـ) ، (3 / 15) ، حواله سابق ۔

[vii] الشرح الصغير ، الدردير (أبو البركات أحمد بن محمد الدردير)، دارالمعارف – مصر، الطبعة الاولىٰ : 1392هـ ، (4/97)

[viii] مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج ، الشربيني (شمس الدين، محمد بن أحمد الخطيب الشربيني الشافعي (المتوفى: 977هـ) ، (3/ 522) ، حواله سابق ۔

[ix] المغني لابن قدامة ، ابن قدامة (أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعيلي المقدسي ثم الدمشقي الحنبلي، الشهير بابن قدامة المقدسي (المتوفى: 620هـ) ، (6 /3) ، حواله سابق ۔

[x] صحيح البخاري ، البخاري (محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي ، (المتوفى: 256هـ) ، (3 /199) ، حواله سابق ۔

[xi] ماخوذ از اسلام کا نظامِ اوقاف ، اعظمی (ڈاکٹر مولانا خلیل احمد اعظمی) ، ادارۂ اسلامیات، کراچی – لاہور ، الطبعۃ الاولیٰ : 1431ھ بمطابق 2010ء، (ص : 36)

[xii] مأخوذ من التأمين التكافلی من خلال الوقف – اشارة الی تجربة شركة تكافل أس أی بجنوب افريقيا ، (د ۔ بن منصور عبدالله – كوديد سفيان) ، (ص : 15) ، المرجع السابق

[xiii] روضة الطالبين وعمدة المفتين ، النووي (أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676ھ) ، تحقيق: زهير الشاويش ، ط : المكتب الإسلامي، بيروت- دمشق- عمان ، الطبعة: الثالثة، 1412ھ / 1991م ،

[xiv] سورة البقرة : آية : (283)

[xv] اسلام اور جدید معیشت و تجارت ، عثمانی (مفتی محمد تقی عثمانی) ط : ادارۃ المعارف کراچی ، الطبعۃ الاولیٰ : 1414 ھ ، (ص : 80)

[xvi] المدخل الفقهی العام ، الزرقاء (مصطفى أحمد الزرقاء) ، أديب – دمشق ، الطبعة التاسعة : 1967م ، (3 / 259)

[xvii] مأخوذ من الشركات فی الشريعة الاسلامية والقانون الوضعی ، عزت (الدكتور عبدالعزيز عزت الخياط) ، مؤسسة الرسالة – بيروت ، الطبعة الثانية ، 1983 م ، (1 / 219)

[xviii] مأخوذ من تأصيل التأمين التكافلی علی أساس الوقف والحاجة الداعية اليه ، العثمانی (المفتی محمد تقی العثمانی) ، (ص : 1) ، المرجع السابق

[xix] مأخوذ من التأمين التكافلی من خلال الوقف – اشارة الی تجربة شركة تكافل أس أی بجنوب افريقيا ، (د ۔ بن منصور عبدالله – كوديد سفيان) ، (ص : 14) ، المرجع السابق

[xx] اسلام اور جدید معیشت و تجارت ، عثمانی (مفتی محمد تقی عثمانی) ط : ادارۃ المعارف کراچی ، الطبعۃ الاولیٰ : 1414 ھ ، (ص : 80)

[xxi] امداد الاحکام ، عثمانی (مولانا ظفر احمد عثمانی) ، مکتبۃ دارالعلوم کراچی ، (س – ن) ، (3 / 220)

[xxii] ماہنامہ البلاغ ، جامعہ دار العلوم کراچی ، جلد : 33 ، شمارہ : 3 ، ربیع الاول – 1419ھ

[xxiii] مأخوذ من تأصيل التأمين التكافلی علی أساس الوقف والحاجة الداعية اليه ، العثمانی (المفتی محمد تقی العثمانی) ، (ص : 2) ، المرجع السابق

[xxiv] مأخوذ من البناء الشرعی الأسلم للتأمين الاسلامی ، عبدالعظيم أبو زيد، المؤتمر العالمی الثامن للاقتصاد الاسلامی والتمويل ، الدوحة – قطر ، الطبعة الأولى، 2011 ء ، (ص : 11) ، الموقع الاكترونی : conference.qfis.edu.qa/app/media/388

[xxv] مأخوذ من التأمين التكافلی من خلال الوقف – اشارة الی تجربة شركة تكافل أس أی بجنوب افريقيا ، (د ۔ بن منصور عبدالله – كوديد سفيان) ، (ص : 15) ، المرجع السابق

[xxvi] مأخوذ من تأصيل التأمين التكافلی علی أساس الوقف والحاجة الداعية اليه ، العثمانی (المفتی محمد تقی العثمانی) ، (ص : 2) ، المرجع السابق

[xxvii] مأخوذ من التأمين التكافلی من خلال الوقف – اشارة الی تجربة شركة تكافل أس أی بجنوب افريقيا ، (د ۔ بن منصور عبدالله – كوديد سفيان) ، (ص : 15) ، المرجع السابق

[xxviii] فتح القدير ، ابن الهمام (كمال الدين محمد بن عبد الواحد السيواسي المعروف بابن الهمام (المتوفى: 861ھ) ، ط : دار الفكر – بيروت ، (س – ن) ، (6/ 219)

[xxix] ماخوذاز مروجہ تکافل کا فقہی جائزہ ، ڈسکوی (مفتی محمد راشد ڈسکوی) ، مکتبۃ عمرفاروق کراچی ، طبع اول – 2013ء ، (ص : 166 – 165)

[xxx] ماخوذاز مروجہ تکافل کا فقہی جائزہ ، ڈسکوی (مفتی محمد راشد ڈسکوی) ، (ص : 174 – 173) ، محولہ بالا۔

[xxxi] ماخوذاز مروجہ تکافل کا فقہی جائزہ ، ڈسکوی (مفتی محمد راشد ڈسکوی) ، (ص : 174 – 173) ، محولہ بالا۔

[xxxii] تکافل کی شرعی حیثیت ، ڈاکٹر مولانا عصمت اللہ ، (ص : 124 – 123) ، محولہ بالا

[xxxiii] تکافل کی شرعی حیثیت ، ڈاکٹر مولانا عصمت اللہ ، (ص : 124) ، محولہ بالا

[xxxiv] تکافل کی شرعی حیثیت ، ڈاکٹر مولانا عصمت اللہ ، (ص: 130) ، محولہ بالا